

نگران کو چھوڑا جائے اور ان کے ہاتھ پکڑ کر چلایا جائے۔ نہ تو وہ مہاجر ہیں، نہ انصار اور نہ ان لوگوں میں سے ہیں جو مدینہ میں فروکش تھے۔ دیکھو! اہل شام نے تو اپنے لئے ایسے شخص کو منتخب کیا ہے جو ان کے پسندیدہ مقصد کے بہت قریب ہے اور تم نے ایسے شخص کو چنا ہے جو تمہارے ناپسندیدہ مقصد سے انتہائی نزدیک ہے۔ تم کو عبد اللہ ابن قیس (ابو موسیٰ) کا کل والا وقت یاد ہوگا (کہ وہ کہتا پھرتا تھا) کہ: یہ جنگ ایک فتنہ ہے، لہذا اپنی کمانون کے چلوں کو توڑ دو اور تلواروں کو نیاموں میں رکھ لو۔ اگر وہ اپنے اس قول میں سچا تھا تو (ہمارے ساتھ) چل کھڑا ہونے میں خطا کا رہے جبکہ اس پر کوئی جبر بھی نہیں اور اگر جھوٹا تھا تو اس پر (تمہیں) بے اعتمادی ہونا چاہیے، لہذا عمرو ابن عاص کے ڈھکیلے کیلئے عبد اللہ ابن عباس کو منتخب کرو۔ ان دنوں کی مہلت غنیمت جانو اور اسلامی (شہروں کی) سرحدوں کو گھیر لو۔ کیا تم اپنے شہروں کو نہیں دیکھتے کہ ان پر حملے ہو رہے ہیں اور تمہاری قوت و طاقت کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

--☆☆--

خطبہ (۲۳۶)

اس میں آل محمد ﷺ کا ذکر فرمایا

وہ علم کیلئے باعث حیات اور جہالت کیلئے سبب مرگ ہیں۔ ان کا علم ان کے علم کا اور ان کا ظاہر ان کے باطن کا اور ان کی خاموشی ان کے کلام کی حکمتوں کا پتہ دیتی ہے۔ وہ نہ حق کی خلاف ورزی کرتے ہیں، نہ اس میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔ وہ اسلام کے ستون اور بچاؤ کا ٹھکانا ہیں۔ ان کی وجہ سے حق اپنے اصلی مقام پر پلٹ آیا اور باطل اپنی جگہ سے ہٹ گیا اور اس کی زبان جڑ سے کٹ گئی۔

وَالْأَنْصَارِ، وَلَا مِنَ الَّذِينَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ ۖ
 أَلَا وَ إِنَّ الْقَوْمَ اخْتَارُوا لِأَنْفُسِهِمْ
 أَقْرَبَ الْقَوْمِ مِمَّا يُحِبُّونَ، وَإِنَّكُمْ اخْتَرْتُمْ
 لِأَنْفُسِكُمْ أَقْرَبَ الْقَوْمِ مِمَّا تَكْرَهُونَ. وَ
 إِنَّمَا عَهْدُكُمْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ بِالْأَمْسِ
 يَقُولُ: إِنَّهَا فِتْنَةٌ فَفَطِّعُوا أَوْ تَارَكُوا وَ شِئُوا
 سِيُوفَكُمْ، فَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَدْ أَخْطَأَ
 بِسِسِيرِهِ غَيْرَ مُسْتَكْرِهِ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَقَدْ
 لَزِمْتَهُ التَّهْمَةُ. فَادْفَعُوا فِي صَدْرِ عَمْرٍ وَ بِنِ
 الْعَاصِ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، وَ خُذُوا
 مَهَلَ الْيَامِ، وَ حُظُوا قَوَاصِيَ الْإِسْلَامِ.
 أَلَا تَرَوْنَ إِلَى بِلَادِكُمْ تُغْزَى، وَ إِلَى
 صَفَاتِكُمْ تُرْمَى؟

-----☆☆-----

(۲۳۶) وَمِنْ خُطْبَةِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَذَكُرُ فِيهَا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ

هُمُ عَيْشُ الْعِلْمِ، وَ مَوْتُ الْجَهْلِ،
 يُخْبِرُكُمْ جِلْمُهُمْ عَنْ عَلَيْهِمْ، وَ ظَاهِرُهُمْ
 عَنْ بَاطِنِهِمْ، وَ صَنَتُهُمْ عَنْ حِكْمِ مَنْطِقِهِمْ.
 لَا يُخَالِفُونَ الْحَقَّ وَ لَا يَخْتَلِفُونَ فِيهِ.
 هُمْ دَعَاؤُ الْإِسْلَامِ، وَ وَايُجُ الْإِعْتِصَامِ،
 بِهِمْ عَادَ الْحَقُّ فِي نِصَابِهِ، وَ انْزَاحَ الْبَاطِلُ
 عَنْ مُقَامِهِ، وَ انْقَطَعَ لِسَانُهُ عَنْ مَنِّيَّتِهِ.

انہوں نے دین کو سمجھ کر اور اس پر عمل کر کے اسے پہچانا ہے، نہ صرف نقل و سماعت سے اسے جانا ہے۔ یوں تو علم کے راوی بہت ہیں مگر اس پر عمل پیرا ہو کر اس کی نگہداشت کرنے والے کم ہیں۔

--☆☆--

خطبہ (۲۳۷)

جن دنوں میں عثمان ابن عفان محاصرہ میں تھے تو عبد اللہ ابن عباس ان کی ایک تحریر لے کر امیر المؤمنین علیؑ کے پاس آئے جس میں آپ سے خواہش کی تھی کہ آپ اپنی جاگیر ینیع کی طرف چلے جائیں، تاکہ خلافت کیلئے جو حضرت کا نام پکارا جا رہا ہے اس میں کچھ کمی آجائے اور وہ ایسی درخواست پہلے بھی کر چکے تھے جس پر حضرت نے ابن عباس سے فرمایا:

اے ابن عباس! عثمان تو بس یہ چاہتے ہیں کہ وہ مجھے اپنا شتر آب کش بنا لیں کہ جو ڈول کے ساتھ کبھی آگے بڑھتا ہے اور کبھی پیچھے ہٹتا ہے۔ انہوں نے پہلے بھی یہی پیغام بھیجا تھا کہ میں (مدینہ سے) باہر نکل جاؤں اور اس کے بعد یہ کہلوا بھیجا کہ میں پلٹ آؤں، اب پھر وہ پیغام بھیجتے ہیں کہ میں یہاں سے چلا جاؤں۔ (جہاں تک مناسب تھا) میں نے ان کو بچایا، اب تو مجھے ڈر ہے کہ میں (ان کو مدد دینے سے) کہیں گنہگار نہ ہو جاؤں۔

--☆☆--

خطبہ (۲۳۸)

(اپنے اصحاب کو آمادہ جنگ کرنے کیلئے فرمایا)

خداوند عالم تم سے ادائے شکر کا طلبگار ہے اور تمہیں اپنے اقتدار کا مالک بنایا ہے اور تمہیں اس (زندگی کے) محدود میدان میں مہلت دے رکھی ہے، تاکہ سبقت کا انعام حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو، کمریں مضبوطی سے کسو اور دامن گردان لو۔

عَقَلُوا الدِّينَ عَقْلًا وَعَايَةً وَرِعَايَةً، لَا عَقْلَ سَبَّاحٍ وَرَوَايَةً. فَإِنَّ رَوَاةَ الْعِلْمِ كَثِيرٌ، وَرِعَاةُ قَلِيلٌ.

-----☆☆-----

(۲۳۷) وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَالَ لِحَبِيبِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَ قَدْ جَاءَهُ بِرِسَالَةٍ مِنْ عُمَانَ وَ هُوَ مَحْضُورٌ يَسْأَلُهُ فِيهَا الْخُرُوجَ إِلَى مَالِهِ يَتَّبِعُ لِيَقْلَ هَتْفُ النَّاسِ بِاسْمِهِ لِلْخِلَافَةِ بَعْدَ أَنْ كَانَتْ سَأَلَهُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنْ قَبْلُ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

يَا بَنَ عَبَّاسٍ! مَا يُرِيدُ عُثْمَانُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَنِي جَمَلًا نَاضِحًا بِالْغَرْبِ: أُقْبِلُ وَ أُدْبِرُ! بَعَثَ إِلَيَّ أَنْ أَخْرَجَ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَيَّ أَنْ أَقْدَمَ، ثُمَّ هُوَ الْآنَ يَبْعَثُ إِلَيَّ أَنْ أَخْرَجَ! وَاللَّهِ! لَقَدْ دَفَعْتُ عَنْهُ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ أَيْمًا.

-----☆☆-----

(۲۳۸) وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يُحِثُّ فِيهِ أَصْحَابَهُ عَلَى الْجِهَادِ وَاللَّهِ مُسْتَأْدِيكُمْ شُكْرًا، وَ مَوَزِّئِكُمْ أَمْرًا، وَ مُهْلِكُمْ فِي مَضْمَارِ مَحْدُودٍ، لِتَتَنَازَعُوا سَبَقَهُ، فَشَدُّوا عِقْدَ الْمَازِرِ، وَ اطْوَوْا فُضُولَ